Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ
۷ رجب ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷/۱۲ — ۲۸ صلح ۱۳۳۷ ہش — ۲۸ جنوری ۱۹۵۸ء — نمبر ۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس آج انقرہ میں شروع ہو رہا ہے

تخریبی کارروائیوں کی روک تھام کیلئے سخت اقدامات کی سفارش — وزرائے اعظم کے درمیان بات چیت

انقرہ ۲۷ جنوری۔ آج سے یہاں معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ معاہدہ کی "انسدادِ تخریب کمیٹی" نے دریں اثناء پانچ روزہ اجلاس میں تخریبی کارروائیوں کے انسداد کے سلسلہ میں اپنی رپورٹ مکمل کرلی ہے۔ جو وزارتی کونسل کے اجلاس میں پیش کی جائیگی۔ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ معاہدے کے تمام ممبر ممالک اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ تخریبی کارروائیوں کے مسلسل خطرہ پر قابو پانے کے لئے اور زیادہ سخت انسدادی اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ وزیراعظم پاکستان ملک فیروز خاں نون جو وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے انقرہ جاتے ہوئے تہران میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کل وزیر اعظم ایران جناب منوچہر اقبال کے ہمراہ اچانک تہران سے بغداد پہنچے۔ اور وہاں وزیراعظم عراق جناب عبد الوہاب مرجان سے بات چیت کی۔ ادھر وزیراعظم ترکی جناب عدنان مندریز بھی کل انقرہ سے بغداد آئے۔ اور انہوں نے بھی وزیراعظم عراق سے بعض اہم امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ بعد میں یہ سب وزرائے اعظم انقرہ روانہ ہو گئے۔ جناب مندریز نے انقرہ واپس پہنچکر کہا کہ تخریبی کارروائیوں کے خلاف سخت اقدامات پر وزیراعظم عراق اور میرے درمیان اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

ایرانی بحری کمانڈر کا عزم امریکہ

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ ایرانی بحری فوج کے چیف آف سٹاف رئیر ایڈمرل حبیب اللہ شاہین اس ہفتہ امریکہ کے سولہ روزہ دورہ کے لئے یہاں پہنچیں گے۔ اور امریکہ کے بحری اداروں کا معائنہ کرینگے۔ ایڈمرل شاہین ۲۹ جنوری کو یہاں پہنچیں گے۔

روس اب تک ۵۰ ہزار ہنگریوں کو جلاوطن کر چکا ہے

ہنگری کے ۱۵ ہزار مزید باشندوں کو قید کر دینے کا الزام

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۷ جنوری۔ اقوام متحدہ کو ایک اپیل موصول ہوئی ہے کہ ہنگری میں مسلسل کمیونسٹ دہشت انگیزی کے مسئلہ پر بحث کے لئے جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کیا جائے۔ یہ اپیل سابق سیاسی قیدیوں کی فیڈریشن کے صدر بیلا فیبین نے کی ہے۔

اقوام متحدہ کے نام اس درخواست میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۶ء کی بغاوت کے بعد جسے روس کی مسلح افواج نے کچل دیا تھا اب تک ۵۰ ہزار ہنگری باشندوں کو ملک سے جلاوطن کر کے روس بھیجدیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ۱۵ ہزار باشندوں کو جیلوں یا نظر بندی کیمپوں میں قید کر دیا گیا ہے۔ مسٹر فیبین نے یہ اپیل ہنگری کے متعلق اقوام متحدہ کی اس خاص کمیٹی سے کی ہے۔ جس کو ہنگری عوام کے خلاف روس کے مظالم اور جارحانہ کارروائیوں کی تحقیقات کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی نے اپنے اجلاسوں میں روسی مظالم کی مذمت کی تھی۔

وزارت دفاع کے نئے سیکرٹری

کراچی ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر این۔ اے فاروقی سابق چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان کو مرکزی وزارت دفاع کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

بنکاک ۲۷ جنوری۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو کل بعد دوپہر رنگون سے بنکاک پہنچ گئے۔

وزرائے بحالیات کی کانفرنس ختم ہو گئی

کراچی ۲۷ جنوری۔ بھارت اور پاکستان کے وزرائے بحالیات کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے کانفرنس میں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق ایک مشترکہ اعلان کراچی اور دہلی سے ایک ساتھ جاری کیا جا رہا ہے کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت حاجی مولا بخش سومرو اور بھارتی وفد کی قیادت مسٹر مہر چند کھنہ نے کی۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کی شاندار کامیابی

ربوہ ۲۷ جنوری۔ یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین عبد الرشید صاحب اور عبد السمیع صاحب نے سکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے زونل اردو مباحثہ میں جو گورنمنٹ کالج سرگودہا میں منعقد ہوا تھا بالترتیب اوّل اور سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور اس طرح یہ ٹیم زون کی بہترین ٹیم قرار پائی ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

پنجاب یونیورسٹی فٹ بال ٹیم میں تعلیم الاسلام کالج کے کھلاڑی کی شرکت

جیسا کہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۵ جنوری میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ عزیزم برادرم چوہدری جلال الدین احمد صاحب کپتان فٹ بال ٹیم ٹی۔ آئی کالج ربوہ بفضلہ تعالیٰ پنجاب یونیورسٹی کی اول ٹیم (Tigers) میں منتخب ہو گئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو ہر شعبہ زندگی میں عظیم الشان کامیابیاں عطا فرمائے۔ (صلاح الدین احمد ناظم جائداد)

اسرائیل کے چیف آف سٹاف کا استعفا

بیت المقدس ۲۷ جنوری۔ اسرائیل کے چیف آف سٹاف جنرل ڈایان نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور حکومت نے آپ کا استعفیٰ قبول کر لیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۶ء

کس کی زک؟

قسط اوّل

پچھلے دنوں ہم نے الفضل میں لاہور کے گزشتہ اسلامی مذاکرہ کے متعلق لکھا تھا کہ منتظمہ کمیٹی میں مودودی صاحب کو شامل کرنا ایک معمہ ہے۔ جو ہماری سمجھ نہیں آیا۔ ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ مودودیوں کے سوا دیگر مسلمان اہل علم حضرات کو اور احمدیوں کو اسلامی مذاکرہ میں شامل نہ کرنا مودودی صاحب کی سازش ہو سکتی ہے۔ ہفت روزہ ایشیا میں جس ڈھب سے اسلامی مذاکرہ کی داستانیں شائع ہو رہی ہیں ان سے ہمارے شبہ کو تقویت پہنچتی ہے۔ ذیل میں ہم ایشیا کے ایک حالیہ نوٹ سے حوالہ درج کرتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوگا کہ بلی خود بخود تھیلے سے باہر آگئی ہے فهو هذا

"مجلس مذاکرہ کے سلسلہ میں چند مولوی صاحبان مضحکہ خیز سرگرمیوں میں مصروف رہے ہیں۔ ان میں سے افسوسناک ترین حرکت یہ تھی۔ کہ بعض عربی علماء سے ملکر انہوں نے مولانا مودودی کے خلاف دل کا بخار نکالا۔ ان کا الزام یہ تھا کہ مولانا مودودی مرزائیوں کو مذاکرہ میں شامل رکھنے کی حمایت کر رہے ہیں۔ ایک مندوب نے اس عالمانہ مخبری کا تذکرہ ہمارے ایک رفیق سے کیا۔ تو انہوں نے اصل پوزیشن واضح کی۔ کہ مولانا مودودی نے خاموشی سے اس سلسلہ میں خاص سعی کی ہے۔ کہ قادیانیوں کو الگ رکھا جائے۔ تاکہ مذاکرہ کسی ناخوشگوار صورت سے دوچار نہ ہونے پائے۔ یہ تمام تر کوشش اس ہنگامہ سے زیادہ کامیاب رہی ہے۔ جو ان مولوی صاحبان نے مچا رکھا تھا"
(ایشیا ۱۶/۲۲ جنوری)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مودودی لوگ ایک طرف تو علمائے اسلام کو یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ احمدیت کے خلاف ہیں اور احمدیوں کے خلاف مؤثر سازش کرنے والے مودودی صاحب ہی تھے۔ اور دوسری طرف علمائے اسلام پر یہ الزام دھرتے ہیں کہ وہ محض ہنگامہ خیزی کر سکتے ہیں۔ اصل طریق وہ منافقانہ طریق ہے۔ جو مودودی صاحب نے اختیار کیا۔ کھلم کھلا مومنانہ طریق اختیار نہ کیا۔ جیسا کہ دوسرے علمائے اسلام نے اختیار کیا تھا۔ کیونکہ مومنانہ طریق مودودی صاحب کی چالبازی کے مقابلہ میں کوئی خاطرخواہ نتیجہ نہ پیدا کر سکتا تھا۔ یہ ہے اسلامی اخلاق مودودی صاحب مسلمانوں کے دلوں میں جس کا احیاء کرنا چاہتے ہیں۔

ہفت روزہ ایشیا مودودی صاحب کے اخلاق کا ہی اس طرح پردہ چاک نہیں کرتا۔ بلکہ ساتھ ہی علمائے اسلام کو نہایت باریک اور لطیف وعظ بھی سناتا ہے ملاحظہ ہو۔

"ان محترم بزرگوں نے اس مخبری کی شکل میں بڑا افسوسناک غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ اگر محض اپنا نقطہ نظر پیش کرتے۔ اور مندوبین کو اس کا ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے تو کسی کو بھی اعتراض نہ ہوتا انہوں نے معزز مہمانوں کے سامنے اپنی یہ تصویر پیش کی۔ کہ ہم باہم دگر پھٹے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کی کاٹ کرنے میں مصروف ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کی یہ "خوبی" پہلے ہی رسوائے زمانہ ہے۔ اور اب ضرورت اس کی تلافی کی ہے۔ نہ کہ اسے مزید الم نشرح کرنے کی؟
(ایشیا ۱۶/۲۲ جنوری)

اس وعظ کا مطلب یہ ہے کہ "مولوی حضرات" کو چاہیئے تھا کہ مودودی صاحب کو کچھ نہ کہتے۔ البتہ احمدیوں کے متعلق جو چاہتے کہتے۔ کیونکہ مودودی صاحب کے خلاف احتجاج سے تو مسلمانوں کی باہم تفرقہ بازی ثابت ہوتی ہے لیکن چونکہ احمدیوں کے خلاف مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا باہم ہم آہنگ تھے۔ اس لئے ان کے خلاف ہنگامہ آرائی معقول تھی اور اس طرح مسلمانوں کی تفرقہ بازی پر پردہ پڑ جاتا تھا اور اس طرح معزز مہمانوں کو ہرگز یہ معلوم نہ ہو سکتا کہ "ہم باہم دگر پھٹے ہوئے ہیں"

یہ ہے وہ اسلامی اخلاق جس کی نمائندگی دنیائے اسلام اور غیر اسلامی دنیا کے اسلام پسند علماء کے سامنے کی گئی۔ جس سے اسلام کے نام کو چار چاند لگ گئے ہیں۔

ایشیا کیا خوب لکھتا ہے۔

"ان کی (دیگر علمائے اسلام کی نہ کہ مودودی صاحب کی بھی) یہ خوبی پہلے ہی رسوائے زمانہ ہے۔"

احمدیوں کے خلاف اندر ہی اندر سازش کرنا ان احمدیوں کے خلاف جن کے توسل سے آج اسلام مغرب و مشرق میں پھیل رہا ہے۔ جن کے مبلغ دنیا کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے اعمال سے اسلامی اصولوں کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف مشرقی اور مغربی افریقہ میں عیسائی مشنوں کو کاری ضرب لگائی ہے اور ان کے بے پناہ ذرائع کی موجودگی میں ان کو شکست دی ہے۔ جس کو تمام عرب ممالک اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ بلکہ یورپ اور امریکہ میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے وہاں ان احمدیوں کے خلاف اندر ہی اندر سازش کرنا اور اس پر ناز کرنا کتنا بڑا کارنامہ ہے۔ جو مودودی صاحب نے سرانجام دیا ہے۔

ہمارے علمائے اسلام بھی کتنے بھولے بھالے ہیں۔ جب مودودی صاحب جیسا اسلامی اخلاق کا زندہ پیکر اسلام کی نمائندگی کرنے کے لئے مذاکرہ میں موجود تھا۔ تو اب کس چیز کی کمی تھی کہ انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ اسلام کی نمائندگی نہیں ہو رہی۔ اپنے ایسے خیرخواہ پر کیچڑ اچھالنا ان کے لئے کہاں زیبا تھا۔ جو چال مودودی صاحب چل سکتے ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی ایسی چال چل سکتا ہے ع

بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو

تاریخ سلسلہ احمدیہ سے متعلق ریکارڈ اور حضرت عرفانی رضی اللہ عنہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی خدمت میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آف یادگیر کا خط

ذیل میں مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل یادگیر حیدرآباد دکن کا ایک خط درج کیا جاتا ہے

حضرت عرفانی صاحبؓ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب امیر جماعت حیدرآباد کو تحریر فرمایا تھا کہ عرفانی صاحبؓ نے سلسلہ کی تاریخ وغیرہ کے متعلق جو ریکارڈ چھوڑا ہو اس کی فہرست مرتب ہو جانی چاہیئے۔ اور اگر ممکن ہو تو جماعت اسے اپنی تحویل میں لے لے۔ کیونکہ یہ ایک قیمتی ریکارڈ ہے۔ اس تعلق میں مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل نے یہ خط حضرت میاں صاحب ممدوح کی خدمت میں ارسال کیا ہے جو ایک تاریخی یادداشت کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت عرفانی صاحب کی وصیت جس کا اس خط میں ذکر ہے حضرت میاں صاحب ممدوح کے پاس محفوظ ہے۔ اس خط میں حضرت عرفانی صاحب کی بیماری اور وفات کے کچھ حالات بھی درج ہیں

(ادارہ)

حیدرآباد دکن
$\frac{12}{57}$ ۲۱

حضرت صاحبزادہ میاں صاحب قبلہ سلمکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت عرفانی صاحب کی وفات کے تین روز قبل یہ عاجز بھی یادگیر سے حیدرآباد اتفاقاً آ گیا تھا۔ اور تفصیلی واقعات کا مجھے علم ہے لیکن میں نے اس خیال سے آپ کی خدمت میں کوئی خط نہ لکھا کہ سب امور کو جمع کر کے اطلاع دینی مناسب ہوگی۔ اس سلسلہ میں بعض امور حافظ صالح محمد صاحب سیٹھ یوسف الہ دین۔ سیٹھ اعظم صاحب اور داؤد احمد صاحب عرفانی کی معرفت آپ کی خدمت میں پہنچے ہیں۔ آخری خدمت کی بھی اللہ تعالےٰ نے سعادت اس عاجز کو عطا فرمائی۔

(۱) حضرت عرفانی صاحب کی آخری تحریر جو ۱۳ر دسمبر کی شام سے رات کے ۱۰½ بجے یا اس کے بعد کی ہے، وہ میں نے محفوظ کر لی ہے وہ بہت باریک و شکستہ خط میں ہے۔ حتی الامکان اس کا چربہ لینے کی کوشش کر رہا ہوں وہ کاتب کو دیدی ہے۔ ایک دو تحریرات کا چربہ آسکتا ہے۔ باقی بہت باریک اور ناقابل شناخت ہے اسلیے اس کا چربہ نہیں آسکتا۔

(۲) حضرت عرفانی صاحب کو ہائی بلڈ پریشر کی شکایت تھی، قبض رہتا تھا۔ اور بعض ایسی جسمانی کمزوریاں جو بڑھاپے میں ہو جاتی ہیں اس کے مظاہرے اُن کا جسم کرتا رہتا تھا۔ اس کے باوجود وہ اپنے عزم میں پکے اپنے کاموں میں آگے ہی آگے بڑھتے جاتے تھے۔ اتنا ضرور ہے کہ عالم ہونے کی وجہ سے اور بیماری میں زیادہ گھبراہٹ محسوس کرنے کی وجہ سے بیماری میں تشویش کا اظہار زیادہ کرتے تھے اور ڈاکٹروں کو بلا کر اپنے آپ کو دکھوا لیتے تھے کہ اب میرا مرض کہاں ہے۔ اس سلسلہ میں کئی مرتبہ اس عاجز کو بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ لیکن ہمیشہ حکماء و ڈاکٹر کو یہی کہتے تھے کہ میرا اعتقاد دوا پر نہیں ہاں اللہ کے فضل سے یہ دوا شفا دے سکتی ہے۔ سیٹھ صاحب قبلہ اور یوسف الہ دین۔ حافظ صالح محمد صاحب۔ مسیح الدین الہ دین۔ بشیر الدین الہ دین سیٹھ علی محمد صاحب۔ راشد احمد الہ دین صاحب محمد لیسین صاحب۔ چونکہ یہ سکندرآباد میں رہتے تھے اسلیے ان کو مواقع زیادہ خدمت کے نصیب تھے۔ اور یہ خدمت کرتے ہی رہتے تھے۔ اور بھی سکندرآباد کے احباب؟ حیدرآباد سے مکرم عبداللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی تالیف و تصنیف کے کام میں پروف ریڈنگ اور دوسرے کام انجام دیتے تھے۔ اور یہ عاجز بھی جس قدر بھی ثواب و سعادت اس سلسلہ میں ممکن تھا حاصل کرتا رہتا تھا۔ اور اس خیال کے مدنظر کہ صحابہ جلد جلد اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ اور حضرت عرفانی صاحب کا وجود ایک بابرکت وجود ہے اس لیے ان سے جس قدر فائدہ اٹھایا جائے کم ہے عاجز کئی سال سے اس امر کے پیچھے پڑا ہوا تھا چنانچہ کافی کام اس سلسلہ میں ہوتا رہا ہے جیسے کہ جناب کے علم میں ہے اور حضرت عرفانی صاحب کی خدمت میں اس سلسلہ میں لگا رہتا تھا

(۳) تاریخ کے بہت سے حصے یقیناً ان کی اولاد کے پاس ہوں گے اس کی جستجو نہیں کی گئی۔ مکرم داؤد علی صاحب عرفانی اور یوسف علی صاحب عرفانی کی خدمت میں خط لکھ کر دریافت کروں گا یا اُن تک ورنگل اور بمبئی جا کر تفصیلات معلوم کروں گا۔ کیونکہ میں اپنے کاموں کے سلسلہ میں کبھی کبھی بمبئی جاتا رہتا ہوں۔ اور ورنگل تو قریب ہے کسی وقت بھی جا سکتا ہوں۔ جناب کی طرف سے روانہ کردہ چھٹی حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے نام پہنچی اُن کے ربوہ سے واپسی کے بعد۔ انشاء اللہ تفصیلی خط دونوں لڑکوں کو لکھ دوں گا۔

(۴) حضرت عرفانی صاحب کی تالیفات اور دوسرے کاموں کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور بعض لوگوں کو تحریک بھی کی ہے۔ میں نے جس قدر اس وقت تک کام کیا ہے اس کو نوٹوں کی شکل میں محفوظ کیا ہے۔

(۵) حضرت عرفانی صاحب مجھ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ اور میرے کاموں سے بہت خوش ہوتے تھے۔ بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔ میں بھی چھوٹے یا بڑے کام کو ان کی خدمت میں پہنچانے اور رائے مشورہ کے لیے کوشش کرتا رہتا تھا سلسلہ کی تاریخ اور خصوصاً حیات احمدؑ کے سلسلہ میں سنہ ۱۹۰۱ء تک جلد جلد مکمل کرنیکا ان کا پکا ارادہ تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ میں نے جنوبی ہند کے صحابہ کے بھی بعض کے حالات مکمل کئے ہیں جو ملک صلاح الدین صاحب کے پاس بھجوا دیئے۔

(۶) میں نے کئی دفعہ عرفانی صاحب سے عرض کی کہ آپ سوانح اپنی لکھیں۔ لیکن وہ ہمیشہ یہی فرماتے کہ یہ کام تو ہمارے بعد آنے والے کریں گے پھر بھی بعض مضامین کے رنگ میں اور بطریق دیگر اپنے بعض کاموں کے متعلق اجمال و تفصیل سے حضرت عرفانی صاحبؓ نے قیام حیدرآباد کے زمانہ میں کام کیا ہے۔

(۷) وفادار اخبار حضرت عرفانی صاحبؓ حیدرآباد سے نکالتے تھے۔ ۲ سال تک اس کا سلسلہ رہا۔ اس کا ایک فائل یوسف الہ دین کے پاس محفوظ ہے۔ اس میں بھی سلسلہ کی تاریخ کا ایک حصہ محفوظ ہے۔ اور ان کی زندگی کے منتشر اوراق جمع ہیں۔

(۸) سالار بمبئی سے نکلتا تھا۔ اغلباً یوسف علی صاحب عرفانی یا خود داؤد علی عرفانی صاحب کے پاس اس کا فائل محفوظ ہوگا یا متفرق طور پر پرچے محفوظ ہوں گے اس میں سلسلہ کی تاریخ محفوظ ہے۔

(۹) الحکم "دور جدید" کے پرچے بھی سلیمان عرفانی جمیلہ عرفانی یا ان کی اولاد کے پاس محفوظ ہوں گے۔ ورنہ وہ بھی جمع کرنے ضروری ہیں۔

(۱۰) ایک وصیت حضرت عرفانی صاحب نے سنہ ۱۹۵۲ء میں لکھوائی تھی اس کی نقل آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ اس میں سے جس قدر حصہ اخبارات میں شائع ہونا ضروری تصور فرمایا جائے وہ شائع فرما دیا جائے یا پھر جیسے آپ بہتر مناسب سمجھیں۔ میں نے اس وصیت کی حفاظت کے مدنظر اس کی نقل آپ کی خدمت میں بھجوائی ہے۔ اصل وصیت میرے پاس محفوظ ہے۔

(۱۱) اس کے بعد بھی اغلباً عرفانی صاحب کے وصایا ہیں مگر وہ مجھے اب تک نہیں ملے۔ زیادہ تر خطاب بعد کے وصایا میں حضرت عرفانی صاحبؓ نے اپنے بیٹے داؤد عرفانی سے فرمایا ہے ان کے پاس ممکن ہے محفوظ ہوں۔

(۱۲) حضرت عرفانی صاحبؓ کی کتب اور

ذخیرہ داؤد علی صاحب عرفانی کو دیدیا گیا ہے۔ شائع شدہ کتب کی حد تک داؤد علی صاحب عرفانی کا خیال ہے کہ بعد مشورہ دیگر ورثاء یا ممکن ہو تو آپ سے مشورہ کے بعد وہ کتب جماعتوں کو تحفۃً بھجوائیں یا جیسی بھی صورت ممکن ہوگی وہ عمل کریں گے۔ اس وقت ان کے شائع شدہ کتب مسیح الدین المدین سکندر آباد کے پاس امانتاً محفوظ ہیں۔

۱۳ آخری دنوں میں حضرت عرفانی صاحب ان اشعار کو زیادہ اور بار بار پڑھتے رہتے تھے ؎

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

؎

ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام
ایک مرگ ناگہانی اور ہے

؎

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

(غالب)

۱۴۔ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ میری آخری گھڑیاں بآسانی طے ہوں گی۔ اور یہ کہ اپنے نوکر کو ہدایت کی تھی کہ آخری وقت میرا منہ اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور میرے اعضاء کو سیدھا کر دیا جائے۔ بعد وفات چہرہ بہت ہی ہنس مکھ تھا ——— دماغ ۲ بجے رات تک برابر صحیح رنگ میں کام کرتا رہا اور کوئی غلطی نہیں کی۔ صرف تحریر سے کام لیا۔

(۱۵) خلاف توقع اس دفعہ انہیں اپنی بیماری میں قطعاً کسی قسم کی ہیبت نہ تھی۔ بڑے ایمان اور یقین کی باتیں کرتے رہے۔ وفات سے ایک روز قبل سیٹھ صاحب کو خود اپنے پاس بلا کر بڑی اونچی اونچی دعائیں فرمائیں۔ اور یہ فرمایا کہ (سیٹھ صاحب جہاں جانا ہے۔ ناقل)

"وہاں خدا کے فرشتے رحمت کا ہاتھ پھیلائے ہوئے کھڑے ہیں"۔

جب سیٹھ صاحب رخصت ہونے لگے تو اُن کے ہاتھ کو عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیا اور سیٹھ صاحب نے بھی حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور دعاؤں سے سیٹھ صاحب کو رخصت کیا۔

یہ بھی آخری دنوں میں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے آخری گھڑیوں کا علم دیا ہے مگر بتانے کا حکم نہیں دیا۔

(۱۶) حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ کی کتابوں کی فہرست و دیگر تالیفات کے کام کے سلسلہ میں اس وقت تک جس قدر معلومات میں نے حاصل کی ہیں یا میرے علم میں تھیں اس کو معہ تفاصیل اخبار بدر کی اشاعت کے لئے قسط اوّل کے طور پر بھجوا دیا ہے۔ ان کے بعد ان کے دیگر کاموں اور امور کے متعلق انشاء اللہ لکھونگا۔

(۱۷) حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ نے سال ۱۹۵۶ء میں اپنی وفات سے کچھ مہینہ قبل حسب ذیل امور بشیر الدین الہ دین اور یوسف الہ دین صاحب کو خود لکھوائے تھے۔

۱۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے تابوت صندوق پر لکھا جائے :-

یعقوب علی عرفانی الاسدی
تاریخ پیدائش ۲۱ نومبر ۱۸۷۳ء
یوم وفات (   )

نوٹ :- وفات کے متعلق کہا تھا کہ اس میں وہ تاریخ وفات ڈال دینا جو میری وفات کی ہو۔

۲۔ میری وفات کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان الفاظ میں تار دینا :-

Your oldest servant peacefuly Passed away request Namaz ganaza.

۳۔ اخبار الفضل میں جب میری وفات کے متعلق اعلان کیا جائے تو عنوان یہ لکھا جائے :-

"سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پہلا اخبار نویس"

(۱۸) حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک خواب کی بناء پر "عقد الجواہر" کے نام سے ایک انگریزی کتاب حافظ صالح محمد صاحب کو اسماء الحسنیٰ یا قرآن کے متعلق تالیف کے لئے کہی تھی۔ سو حافظ صاحب اس کام کو کر رہے ہیں۔

(۱۹) "قاموس الاعلام" نام سے ایک کتاب مرتب کرنے کا عرفانی صاحب کا ارادہ تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی دو صفحات پر مشتمل ایک جگہ اُن کے نوٹس اس کے متعلق ملے ہیں۔

وصیت کی نقل اور جواب کی نقل منسلک خط ہے۔ (طالب دعا محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر)

عیسائیوں کا پیغامی گروہ
فرقہ عنانیہ

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

یہ بات یقیناً عجیب ہے کہ کچھ لوگ ایک صادق اور راستباز انسان پر ایمان لانے کے باوجود اس کے **اصل دعویٰ اور اصل مقام** کا انکار کر دیں اور اپنی تاویلوں اور اہواء نفس سے اس مدعی کی نبوت اور رسالت کو محض ولایت اور محدثیت قرار دیدیں یقیناً یہ بات عجیب ہے مگر واقعہ یہی ہے کہ ایسا ہوتا آیا ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں اس پہلو سے بھی عجیب مشابہت پائی جاتی ہے یہ تو سب کو مسلّم تھا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیرووں میں غلو کرنے والے پیدا ہوگئے اور انہوں نے ان کے مقام کو غلط طور پر اُونچا کرنے کی کوشش کی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ظہیر الدین اروپی وغیرہ لوگوں نے آپ کے بارے میں بھی غلو کیا۔ اور آپ کے اصل مقام سے بڑھ کر پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس واقعہ کے باوجود **یہ سوال** باقی تھا کہ آیا مسیح موسوی کے ماننے والوں میں کوئی ایسے افراد بھی تھے۔ جو آپ کو نبی کی بجائے محض ولی اور محدث مانتے ہوں۔ اور اس طرح آپ کے درجہ کو کم کرتے ہوں؟ یہ سوال اس لئے اہم تھا کہ مسیح محمدی کی طرف منسوب ہونے والوں میں ۱۹۱۴ء میں غیر مبایعین یا پیغامی[1] گروہ پیدا ہو گیا تھا جو اس بات کے دعویدار تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی اور رسول ہونے کا کبھی دعویٰ ہی نہیں کیا۔ اس گروہ کو دیکھ کر عام طور پر غیر احمدی صاحبان کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے **اُمتی نبی** ہونے کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ لوگ جو آپ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اس کا انکار کیوں کرتے؟ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ کسی صادق مدعی نبوت کے اتباع میں سے ایک گروہ اس کے مدعی نبوت ہونیکا ہی منکر ہو جاتے!

یہ سوال واقعی قابل توجہ تھا۔ اس کا **جواب** یہ ہے کہ ہاں ایسا ہوتا رہا ہے کہ صادق نبی! بالخصوص حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ماننے والوں میں ایک گروہ ایسا ہوا ہے جو یہ کہتا تھا کہ یہ مسیح بزرگ ہے، نیک ہے، محدث ہے، ولی ہے مگر نبی و رسول نہیں ہے۔

چونکہ ایسا گروہ منکرین کے بڑے گروہ میں مل کر رہنا چاہتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ اس مامور ربانی کی صداقت کے واضح اور کھلے کھلے دلائل و براہین کا انکار کرنے کی بھی **جرأت** نہیں رکھتا اس لئے وہ **ایک درمیانی راستہ** اختیار کرتا ہے یعنی وہ کہہ دیتا ہے کہ اس مامور نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ یہ تو بزرگ اور ولی تھا۔ اور ہم اسے اسی حد تک مانتے ہیں۔ اس طرح وہ منکرین کو بھی ایک حد تک خوش کر دیتے ہیں اور ان کے مظالم سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ اپنے دل کو بھی گونہ مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم مامور ربانی کے منکر نہیں آپکو مانتے ہیں۔ یہی **پوزیشن** تھی جو غیر مبایعین نے ۱۹۱۴ء میں اختیار کی اور وہ آج تک اس پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور یہی پوزیشن تھی جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد انکے ماننے والوں میں سے **فرقہ عنانیہ** کے لوگوں نے اختیار کی تھی۔

فرقہ عنانیہ کے عقائد و خیالات کے متعلق ذیل کے حوالہ جات مطالعہ فرمائیں۔

اوّل حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :-

"العنانیۃ :- اتباع عنان بن داؤد۔ ولایذکرون عیسیٰ بسوءٍ بل یقولون انہ کان من اولیاء اللہ تعالیٰ وان لم یکن نبیاً و کان قد جاء لتقریر شرع موسیٰ علیہ السلام"۔ (کتاب اعتقادات فرق المسلمین والمشرکین صہ ۸۳ مطبوعہ مصر)

ترجمہ :- فرقہ عنانیہ۔ یہ عنان بن داؤد کے پیرو ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بُرے کلمات نہیں کہتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نبی نہ تھے مگر اولیاء اللہ میں سے تھے اور اسلئے آئے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی وضاحت کریں"۔

دوم :- امام ابو الفتح محمد بن عبد الکریم الشہرستانی اپنی مشہور کتاب "الملل والنحل" میں تحریر کرتے ہیں :-

"(العنانیۃ) نسبوا الی رجل یقال لہ عنان بن داؤد رأس الجالوت یخالفون سائر الیہود فی السبت والاعیاد

[1] اخبار "پیغام صلح" لاہور سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کو محض امتیاز کیلئے "پیغامی" قرار دیا گیا ہے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں۔

ویقتصرون علی اکل الطیر والظبا و السمک ویذبحون الحیوان علی القفا ویصدقون عیسیٰ علیہ السلام فی مواعظہ و اشاراتہ ویقولون انہ لم یخالف التوراۃ البتۃ بل قررھا ودعا الناس الیھا وھو من بنی اسرائیل المتعبدین بالتوراۃ ومن المستجیبین لموسیٰ علیہ السلام الا انھم لا یقولون بنبوتہ ورسالتہ ومن ھؤلاء من یقول ان عیسیٰ علیہ السلام لم یدع انہ نبی مرسل .... وانہ صاحب شریعۃ ناسخۃ شریعۃ موسیٰ علیہ السلام بل ھو من اولیاء اللہ المخلصین العارفین احکام التوراۃ والانجیل لیس کتاباً منزلاً علیہ وحیاً من اللہ تعالیٰ بل ھو جمیع احوالہ من مبدئہ الی کمالہ وانما جمعہ اربعۃ من اصحابہ الحواریین فکیف یکون کتاباً منزلاً قالوا والیھود ظلموا حیث کذبوہ اولاً ولم یعرفوا بعد دعواہ وقتلوہ آخراً ولم یعلموا بعد محلہ ومغزاہ وقد ورد فی التوراۃ ذکر المشیحا فی مواضع کثیرۃ وذلک ھو المسیح ولکن لم یرد لہ النبوۃ ولا الشریعۃ الناسخۃ وورد فارقلیطا وھو الرجل العالم وکذلک وجدتہ

(الملل والنحل للشہرستانی برحاشیہ الفصل فی الملل والنحل لابن حزم جلد ۲ صفحہ ۵۴-۵۵ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:- فرقہ عنانیہ - یہ لوگ عنان بن داؤد راس الجالوت کی طرف منسوب ہیں - یہ باقی یہود سے سبت اور عیدوں کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں اور پرندے ہرن اور مچھلی کھاتے ہیں - گردن کے الٹی طرف سے ذبح کرتے ہیں - حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مواعظ اور تمثیلی بیانات کی تصدیق کرتے ہیں - ان کا مذہب ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے تورات کی ذرہ بھر مخالفت نہیں کی بلکہ انہوں نے اسے قائم کیا ہے اور لوگوں کو اسی پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی ہے - حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے تورات کے تابع اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے تھے - ہاں یہ لوگ حضرت عیسےٰ کی نبوت اور رسالت کو نہیں مانتے - ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام نے ہرگز دعویٰ نہ کیا تھا کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے نبی ہیں یا یہ کہ وہ موسوی شریعت کو منسوخ کرنے والی شریعت لائے ہیں - بلکہ حضرت عیسےٰ تو برگزیدہ اولیاء اللہ میں سے تھے جو احکام تورات کے ماہر تھے - انجیل ان پر نازل شدہ کتاب نہیں اور نہ وہ خدا کی وحی ہے بلکہ وہ ان کے حالات کا از ابتداء تا آخر ایک مجموعہ ہے جو چار حواریوں نے جمع کیا ہے - وہ کتاب منزل کیسے ہو سکتی ہے - فرقہ عنانیہ والے کہتے ہیں کہ یہودیوں نے حضرت مسیح پر پہلا ظلم تو یہ کیا کہ ان کے دعویٰ کو پہچانے بغیر ان کی تکذیب کر دی اور آخری ظلم یہ کیا کہ ان کے انجام کو جانے بغیر انہیں قتل کر دیا - تورات میں مشیحا کا بارہا ذکر آیا ہے وہی مسیح ہے مگر اس کے نبی ہونے کا ذکر کہیں نہیں ہے - نہ ہی اس کے شرع ناسخ لانے کا ذکر ہے - ایسا ہی فارقلیط کا ذکر ہے جو ایک عالم انسان کو کہتے ہیں اور اس طرح یہ ایک ہیں۔"

نوٹ:- علامہ الوسی بغدادی نے بھی اپنی کتاب روح المعانی جلد اول اور جلد سوم میں بھی اس فرقہ کا ذکر فرمایا ہے -

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے نام لیوا لوگوں میں فرقہ عنانیہ تھا - اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے والا گروہ غیر مبایعین کا گروہ ہے - غیر مبایعین نے اپنی تاویلات اور اپنے مزاعم کے لئے بالکل وہی طریق اختیار کیا جو فرقہ عنانیہ نے اختیار کیا تھا - انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام محض تورات کے احکام کو قائم کرنے آئے تھے - صاحب شریعت نہیں تھے اس لئے آپ نبی نہیں تھے اور آپ نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا - غیر مبایعین نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے - مگر زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ غیر مبایعین نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول تسلیم کیا - اس بیان پر حلفیہ اعلانات شائع کئے - عدالتوں میں حلفیہ بیانات دیتے رہے - مگر بعد ازاں فرقہ عنانیہ کے موقف پر آ گئے - اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا فرمائے - آمین!

درخواست دعا

خاکسار کی دادی صاحبہ بزرگوار بہت بیمار ہیں - احباب کرام ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں -

محمد عبداللہ
ڈرائیور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں -

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کیلئے عطایا کی تحریک

از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے خاکسار کی طرف سے وقتاً فوقتاً الفضل میں عطایا کی تحریک ہوتی رہی ہے - اور کئی احباب نے اس کار خیر میں کافی حصہ لیا ہے - فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ -

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ ہسپتال کی عمارت کے دو بلاک تقریباً مکمل ہو چکے ہیں - اور ان میں کام شروع کر دیا گیا ہے تیسرے بلاک کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے - مگر ابھی پانچ بلاک مزید تعمیر ہونے باقی ہیں - نیز ہسپتال کا سامان اور ایکسرے وغیرہ بھی منگوانے والے ہیں - ان سب کے لئے خرچ کا اندازہ کم از کم اڑھائی لاکھ روپے ہے لہٰذا جماعت کے ان احباب سے جنہوں نے ابھی تک اس نیک کام میں حصہ نہیں لیا - خاکسار اپیل کرتا ہے کہ وہ اس میں حصہ لیکر خدمت خلق کے اس ادارہ کی تکمیل میں مدد فرمائیں -

ربوہ اور اس کے مضافات کے غریب و نادار مریض بزبان حال یہ پکار کرتے ہیں کہ ان کے لئے ربوہ میں ایک بہت اچھے اور ہر قسم کے سامان و ضروریات سے لیس ہسپتال ہو - جہاں وہ ہر قسم کی طبّی خدمات حاصل کر سکیں - بس آپ ان کی اس پکار پر توجہ کریں اور ہسپتال کی تکمیل میں پوری امداد فرمائیں تا رہتی دنیا تک ایسے مریضوں کی دعائیں آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے ساتھ ہوں -

اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ان غریب و نادار مریض بندوں کی طبّی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف قدم بڑھائیں گے - تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی بیماریوں کو بھی دور فرمائے گا -

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

مکرم ملک عبد الرحمان صاحب خادم کی وفات پر تعزیت کی قرار دادیں

مندرجہ ذیل مقامات کی احمدی جماعتوں کی طرف سے بھی تعزیت کی قرار دادیں موصول ہوئیں جنہیں انہوں نے محترم خادم صاحب مرحوم کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے پسماندگان کیسا تھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ خادم صاحب مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے -

کوئٹہ - کنری - چنڈ ضلع جھنگ - ڈیرہ غازیخان - بھوڑو چک ۱۸ - سیدوالا - حلقہ اسلامیہ پارک لاہور - خانقاہ ڈوگراں - حلقہ مارکیٹ کراچی - گنج مغلپورہ - لجنہ اماء اللہ کراچی - چک ۳۵ شمالی سرگودہا - کلاس والہ ضلع

جماعت کراچی کی غیر معمولی و عظیم الشان قربانیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سایہ دائم و قائم رکھے تا جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے۔ آمین یا رب العالمین۔

احباب کرام کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء کی پیشگوئی کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر سایہ تحریک جدید بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام ۱۹۳۴ء سے وسیع سے وسیع تر کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نے اس عرصہ میں اپنے مقدس امام کی خدائی آواز پر شاندار لبیک کہا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قربانیوں کی ہر آواز پر بڑھ چڑھ کر لبیک جماعت احمدیہ کا ماٹو ہے۔

وکیل المال تحریک جدید جماعتوں کے عہدہ داران۔ امیر۔ پریذیڈنٹ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تحریک جدید خدام الاحمدیہ اور با اثر و بارسوخ احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت کراچی کی ایسی مثال پیش کر رہا ہے جو ہر جماعت کی توجہ اور خاص توجہ کے قابل ہے۔ جماعت کراچی کے حلقے ہیں اور ہر حلقہ میں ہر شعبہ کے عہدہ دار ہیں۔ ان سب کی جدوجہد یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال مجلس مشاورت کے موقع پر فرمایا تھا کہ:۔

"جماعت کراچی کا چندہ تحریک جدید جماعت احمدیہ کے چندہ کا ۱/۴ ہوتا ہے"

اس سال میں جماعت احمدیہ کراچی کا ہر حلقہ کا عہدہ دار۔ پریذیڈنٹ سیکرٹری مال و تحریک جدید ناظم تحریک جدید خدام الاحمدیہ اور با اثر اور بارسوخ احباب کرام اور کراچی کے مرکزی عہدہ دار امیر جماعت احمدیہ سیکرٹری مال مرکزی۔ محاسب جماعت احمدیہ۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ۔ نائب صدر مجلس انصار اللہ۔ سیکرٹری تحریک جدید مرکزیہ کراچی۔

ان حلقہ وار عہدہ داران اور مرکزی کارکنان کراچی کا ایک ہی مطمح نظر ہے وہ یہ کہ اس سال میں حضور ایدہ اللہ کا مجلس مشاورت کا فرمودہ پورا ہو جائے یعنی:۔

"کراچی کا وعدہ اس سال ایک لاکھ ہو"

نہ صرف یہ کہ ایک لاکھ ہو بلکہ ان کے مخلصین کی یہ بھی ابھی سے کوشش ہے کہ اسوقت تک جو آٹھ فہرستیں -/۷۵,۱۶۶ کی آچکی ہیں ان کا روپیہ بھی ۳۱؍ مارچ تک مرکز میں داخل ہو جائے تو ہم مجلس مشاورت پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر سکیں کہ حضور ایدہ اللہ کا فرمان ایک لاکھ انشاء اللہ العزیز پورا کرنے کے قابل ہیں اور ۲۵ ہزار روپیہ اپریل کے بعد میعاد کے اندر پیش حضور کر سکیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

اخبار الفضل مورخہ ۱۲/۵۷-۸ میں جماعت کراچی کے بارہ میں ایک نوٹ نکل چکا ہے جس میں شاندار وعدے کرنیوالے احباب ہیں اور پھر ۵۸-۱-۵ اور ۵۸-۱-۱۲ میں بھی کراچی کے بارہ میں لکھا گیا ہے۔ اس نوٹ سے غرض یہ ہے کہ تحریک جدید کی وعدہ کرنیوالی شہری و زمیندار جماعتیں ابھی سے یہ کوشش فرماویں کہ ان کے وعدے مارچ کے آخر تک سو فیصدی ادا ہو جائیں جیسا کہ حضور فرما چکے ہیں کہ تحریک جدید کا بجٹ مارچ تک تیار ہوتا ہے اس تک تحریک جدید کا روپیہ جمع ہو جانا چاہیئے۔ ویسے یہ بھی ظاہر ہے کہ تحریک جدید کی فوج ۳۱؍ مارچ کو شروع سے ہی خاص اہمیت دیتی رہی ہے اور ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطابق کہ "ہر احمدی پہلے تین چار ماہ میں ہی اپنا وعدہ پورا کر دیا کرے" تا وہ مجاہدین جو سابقون الاوّلون میں ہوں وہ سالہا سال ثواب بھی حاصل کرتے رہیں اور سلسلہ کو بھی زیادہ فائدہ پہنچے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسی واسطے فرما چکے ہیں کہ "چاہیئے کہ جو دوست "سابقون الاوّلون" میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

پس جماعت کراچی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دوسری جماعتوں سے بھی گذارش ہے کہ وہ آخر مارچ تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا کرنیکی کوشش کریں۔ جن جماعتوں نے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے ان کے نام الگ شائع کئے جاوینگے انشاء اللہ العزیز۔ ایسی جماعتوں کے افراد کے نام تو پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہیں اب جنوری ۱۹۵۸ء تک ادا کرنیوالوں کی فہرست انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع کی جائیگی۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

احباب کرام کی اطلاع کیلئے ایک ضروری اعلان

نماز کے متعلق ایک مفید کتاب کی تیاری

از مکرم مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نظارت اصلاح وارشاد کے انتظام کے تحت میں اپنی ذاتی نگرانی میں ایک کتاب نماز اور اس کے احکام اور ان کے فلسفہ کے متعلق تیار کروا رہا ہوں۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید سنت رسول اور احادیث نبوی میں جو تصریحات ملتی ہیں۔ ان کا بھی تفصیلی ذکر کیا جائے گا۔ کوشش ہے کہ کتاب اپنی افادیت اور استناد کے اعتبار سے ایسے پایہ کی ہو کہ جس سے جماعت کے علاوہ دوسرے احباب بلکہ غیر مسلم حضرات بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔

کتاب کی طباعت واشاعت کے متعلق یہ پروگرام ہے کہ نہایت عمدہ خط میں لکھوا کر بلاک بنوائے جائیں۔ اور پھر ممکن ہو تو اعلیٰ آرٹ پیپر پر یا جو کاغذ بھی اچھے سے اچھا مل سکتا ہو اس پر عمدگی اور نفاست سے طبع کرائی جائے۔

فی الحال یہ کتاب اردو میں ترتیب دی جا رہی ہے۔ لیکن جونہی یہ مکمل ہو گئی۔ تو اس کا ترجمہ انگریزی اور انڈونیشی زبان میں بھی کر کے اسی طرح شائع کیا جائے گا چونکہ اس مفید کتاب کی تیاری اور اس کی طباعت واشاعت کے مختلف مراحل پر کافی خرچ کا امکان ہے۔ اور پھر اس کی وسیع تر اشاعت کے پیش نظر اس کی قیمت بھی برائے نام رکھنے کا خیال ہے۔ اس لئے میں نے کئی دوستوں سے اپیل کی تھی کہ وہ عطیہ کے طور پر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ چنانچہ میرے کئی دوستوں اور عزیزوں نے کافی گراں قدر رقمیں اس غرض کے لئے بھجوائی ہیں۔ اور کئی دوستوں نے سو سو روپے کے وعدہ کئے ہیں۔ پس اس اعلان کے ذریعہ جہاں جماعت کے دوستوں کو اس مفید تجویز کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ وہاں اس کے ساتھ ہی اس غرض کے لئے ایک بار پھر مالی امداد کی بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ جس جس دوست تک بھی میری یہ درخواست پہنچے گی۔ وہ اپنی استطاعت اور حالات کے مطابق اس کار خیر میں ضرور حصہ لے گا۔ اور ایک ایسی کتاب کی اشاعت میں ممد ثابت ہوگا۔ جس کا تعلق اسلام کے ایک اہم بنیادی رکن سے ہے اور جس کے نتیجہ میں افراد کی روحانی اور تربیتی ترقی اور فلاح کی کامیاب توقع کی جا سکتی ہے۔

خاکسار:۔ مرزا شریف احمد

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

تعلیم الاسلام کالج میں ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج کی ڈسپنسری کے لئے ایک تجربہ کار محنتی نوجوان کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۴۰-۳-۵۰-۵-۲۰۰ مہنگائی الاؤنس۔ پراویڈنٹ فنڈ ہے۔ درخواستیں بنام پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ فوری طور پر ارسال ہوں۔

(سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

مسجد احمدیہ چک ۱۸ جنوبی ضلع سرگودھا کا سنگِ بنیاد

۱۳ر جنوری ۱۹۵۸ء کو مکرم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر و امیر ضلع سرگودھا۔ ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ اور مولانا محمد یار صاحب عارف چک ۱۸ جنوبی میں تشریف لائے بعد نماز عصر مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا فرمائی۔ احباب بھی دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ اس مسجد کے ذریعے خدمت اسلام اور احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔

(فضل الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۸)

دلچسپ طبی معلومات

دماغی امراض کے اعداد و شمار

نفسیات کے دو پروفیسروں نے دماغی امراض پر نہایت ہی کارآمد اعداد و شمار جمع کئے ہیں۔ . . . . . . یہ اعداد و شمار "دماغی طب" کی تحقیقات میں عظیم تغیرات کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ دماغی امراض کے موجودہ معالجات۔ الیکٹرک شاک۔ انسولین قوما، دماغی جراحی اور میٹرازول کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ پروفیسر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ علاج کے کچھ عرصے کے بعد مریض بے بسی اور بے کسی کی حالت میں رہ جاتا ہے اور موجودہ معالجہ بے سود ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک امراض کے خصوصی علاج تک رسائی نہیں ہوئی ہے شیزوفرینیا (اختلال دماغ کا ایک مرض) ہیں جو کہ ایک نہایت عام اور تکلیف دہ مرض ہے ۵۰ فیصد مریض ایسے ہوتے ہیں جن کی حالت بہتر ہو جاتی ہے یا بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں لیکن غائر نظر تحقیق سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ جوں جوں زمانہ گذرتا جاتا ہے ایسے لوگوں کی تعداد کم سے کمتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ جن کی صحت روبا صلاح ہوتی چلی جارہی ہو یا جن کا مرض دوبارہ لوٹ نہ آیا ہو۔ موجودہ خصوصی معالجے سے صحتیابی کی شرح جب تک نہ بڑھے اتنا تو ضرور ہے کہ اس کے ابتدائی اثرات مریض کی جان بچا دیتے ہیں۔ اور زیادہ شدید علامات کو ابھرنے سے روک دیتے ہیں۔ ان محققین نے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ دماغی مریضوں کا ریکارڈ سالہا سال تک رکھنے کی ضرورت ہے دماغی مریض بہت فریب دہ ہوتا ہے۔ اور عجیب و غریب طریقے سے مختلف شدید تغیرات رونما ہو جاتے ہیں۔ علاج کے اچھے یا برے اثرات گمراہی میں ڈال سکتے ہیں۔ اور سرطان کے علاج کی طرح مریض اور معالج دونوں فریب کا شکار ہو سکتے ہیں۔

روغن بید انجیر کا صنعتی عجوبہ

ایک فرانسیسی کمپنی نے ایک جدید تالیفی مواد یا مسالہ تیار کیا ہے۔ جس کو دیکھنے اور مس کرنے میں ہر قسم کے مواد کی مثل بنایا جا سکتا ہے۔ یہ مسالہ ریشم، نیلن اور پشم کی صورت میں بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس مسالے کی فیکٹری جو مارسیلز میں قائم کی گئی ہے۔ سالانہ چار ہزار ٹن یہ مسالہ تیار کرتی ہے۔ یہ معلوم کر کے شاید تعجب ہوگا کہ اس مسالے کا خاص جزو بید انجیر ہے۔ اس مقصد کے لئے جنوبی افریقہ میں خاص طور پر انجیر کی کاشت کی جاتی ہے

الیکٹرو سرجری

امریکن کالج آف سرجنس کی سالانہ کلینیکل کانگریس میں ایک رپورٹ پڑھی گئی۔ جس میں مرض پارکنس اور دوسرے غیر اختیاری اور تشنجی دوروں کے امراض کو کنٹرول کرنے کی غرض سے دماغ کے بعض حصوں کی نسیج کو تباہ کرنے کے ایک نئے اور سادے طریقے کو بیان کیا گیا تھا۔ جارجیا کے میڈیکل کالج میں عصبی جراحی کے سرجن ڈاکٹر جارج اسمتھ نے اس نئی تکنیک کو بیان کیا اس تکنیک کے ذریعے سوئی کے سوراخ کی برابر کنپٹی میں چھید کر کے باریک سا برقی موچہ داخل کیا جاتا ہے۔ ایکس رے کی رہنمائی میں تار کو دماغ کی نسیج میں داخل کر دیا جاتا ہے جو بجلی کے ذریعے اس کے دسویں حصے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس تکنیک کو پارکنس کے مرض میں ۱۴ مریضوں میں آزمایا گیا۔ نو مریضوں پر اچھے نتائج برآمد ہوئے اور چودہ میں سے ایک بھی ضائع نہیں ہوا۔

کینسر کے علاج میں ٹیلی ویژن کا استعمال

سلعہ سرطان پر لاانجنی شعاعوں کی تابکاری کا مسلسل صحیح نشانہ لینا اہم کام ہے اور اس میں اکثر بڑی دشواری پیش آتی ہے سویڈن میں ٹیلی ویژن کے ماؤنٹ رقبے کی مسلسل نگرانی کے لئے ٹیلی ویژن سے مدد لی جانے لگی ہے۔ اس طریقے سے اسپتال کا اسٹاف بھی تابکاری کے نقصانات سے محفوظ رہتا ہے ایک آلہ تیار کیا گیا ہے۔ جو پھیپھڑوں اور حلق کے سرطان میں خاص طور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ نگلنے اور سانس لینے سے سرطانی سلعہ ادھر ادھر کھسک جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے تابکاری کا نشانہ لینے میں دقت واقع ہوتی ہے۔

بہرہ پن اور سر کی آوازیں

سر میں جو آوازیں آتی ہیں وہ ہمیشہ کان کی خرابی کی وجہ سے نہیں ہوتیں۔ اس کا تعلق کسی قسم کے قلبی مرض۔ گردے کے خلل، خون کی کمی یا کونین۔ اسٹریپٹومائی سین۔ اور سوڈاسیلی سیلیس وغیرہ ادویہ کے استعمال سے بھی ہو سکتا ہے۔ یہ کیفیت ایسی مصنوعی بتیسی سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جو ٹھیک طرح سے فٹ نہ ہوتی ہو۔ اور جس سے زیریں جبڑے میں تناؤ اور فشار پیدا ہو گیا ہو۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی مومن کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر وصیت کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۷۶۴: میں زینب بی بی زوجہ حبیب احمد صاحب قوم بلوچ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی اللہ جوایا ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع رحیم یارخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپے جو کہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے زیور اس وقت کوئی نہیں۔ اور نقد مبلغ ۳۰/- روپیہ۔ ایک راس گائے قیمت مبلغ دو صد روپیہ۔ کل میزان ۶۳۰/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم الحروف سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ ربوہ

الامۃ زینب بی بی زوجہ حبیب احمد نشان انگوٹھا

گواہ شد حبیب احمد خاوند موصیہ مذکور بستی اللہ جوایا۔ ضلع رحیم یارخاں۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد محمد اکبر امام الصلوٰۃ بستی اللہ جوایا ضلع رحیم یارخاں۔ بقلم خود

نمبر ۱۴۷۵۶: میں امینہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عالم صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی بابا جھنڈا ڈاکخانہ ترنڈہ ضلع رحیم یارخاں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائیداد حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ ہے زیور طلائی وزن ۱۱ تولے قیمت مبلغ ۱۲۰۰/- روپیہ۔ ایک راس بھینس قیمت ۶۰۰/- روپے کل میزان ۳۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط

راقم الحروف ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

الامۃ۔ امینہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عالم۔ بقلم خود

گواہ شد۔ مولوی محمد احسن امام مسجد بستی بابا جھنڈا ضلع رحیم یارخاں

گواہ شد۔ چوہدری محمد عالم بقلم خود سیکرٹری مال خاوند موصیہ مذکور بستی بابا جھنڈا ضلع رحیم یارخاں۔

نمبر ۱۴۷۵۹: میں زہرہ بیگم زوجہ چوہدری احمد الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی قندھارا سنگھ ڈاکخانہ رحیم یارخاں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولے۔ قیمت مبلغ ۲۰۰/- روپے۔ میزان مبلغ ۳۰۰/- روپے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم الحروف ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

الامۃ زہرہ بیگم۔ زوجہ چوہدری احمد الدین صاحب۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد چوہدری احمد الدین خاوند موصیہ مذکور بستی قندھارا سنگھ

گواہ شد۔ قریشی غلام سرور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رحیم یارخاں

درخواست دعا۔ میرے لڑکے عزیزم احمد ڈار نے امسال ایف ایس سی۔ ایس سی میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں
محمد اسمٰعیل ڈار مغلپورہ لاہور

"غذا کے معاملے میں ہمارا خود کفیل ہونا بہت ضروری ہے"

مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمان خان کی تقریر

کومیلا ۲۷ جنوری۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمٰن خاں نے مینا ستی میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ان کی حکومت عوام کی حالت بہتر بنانے کا تہیہ کر چکی ہے۔

مسٹر عطاء الرحمٰن خاں نے کہا کہ دو سو سال کی غیر ملکی حکومت سے ہمیں جو نقصانات پہنچے ہیں ان کی تلافی محض چند سال میں ممکن نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ قومی تعمیر کے ہر شعبے میں مربوط مساعی ضروری ہیں۔ اور موجودہ حالات کی اصلاح عوام کے تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔ مسٹر عطاء الرحمٰن خان نے ملک اور عوام کے مفاد سے سابق حکومتوں کی سرد مہری کی مذمت کی۔ اور بتایا کہ ان کی حکومت نے صوبے کا غذائی بحران حل کرنے کے لئے کیا مساعی کی ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ زراعت ہماری معیشت کا سنگ بنیاد ہے اور پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے کاشت کے جدید طریقے اختیار کرنے ضروری ہیں۔ آپ نے کہا کہ غذا کے معاملے میں ہمارا خود کفیل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ہم غلہ کی درآمد پر بہت زیادہ روپیہ خرچ نہیں کر سکتے۔

مسٹر عطاء الرحمٰن خاں نے ان اقدامات کی تفصیل بیان کی۔ جو صوبائی حکومت نے غلہ کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی غرض سے کئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اپنے مختصر دورِ حکومت میں ان کی حکومت نے اکیس نکاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنا دیا ہے۔ حکومت ملک کے محدود وسائل کے باوجود عوام ان کی حالت بہتر بنانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کے خلوص پر اعتماد کریں۔

درخواست دعاء

میرے دادا جان شیخ فضل حق صاحب (ریٹائرڈ ڈگارڈ) عرصہ دو ماہ سے دمہ کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ کچھ دنوں کے لئے افاقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر شدید دورے شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگانِ سلسلہ۔ درویشانِ قادیان اور تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم صحت توانائی عطا فرمائے۔ آمین

قمر النساء بنت شیخ ضیاء الحق
دار الرحمت۔ ربوہ

جامعہ احمدیّہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۲۸ جنوری کو اڑھائی بجے بعد دوپہر شروع ہو رہی ہیں۔ پروگرام کے مطابق فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ دوڑیں۔ گولہ پھینکنا۔ اونچی اور لمبی چھلانگ وغیرہ کے مقابلے ہوں گے۔ جامعہ احمدیہ کے اولڈ بوائز اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ اولڈ بوائز کے لئے ۱۱ گز کی دوڑ ۲۹ تاریخ کو سوا تین بجے ہوگی۔

۲۹ تاریخ کو ساڑھے چار بجے بعد دوپہر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائیں گے۔

سید داؤد احمد
پرنسپل جامعہ احمدیہ

مسجد دار الرحمت غربی میں تربیتی اجلاس

۲۴ فروری بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت غربی ربوہ میں ایک اجلاس حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام تھا۔ اسمیں جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بی۔ ایس۔ سی نے "مذہبی تحریک میں دینی علوم کی اہمیت" کے موضوع پر اور مسعود احمد صاحب جہلمی مولوی فاضل نے "وقف زندگی" پر تقاریر کیں

غلام باری سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴